فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دَارُالافتاء دَارُالعُلوم جَامِعَہ نعیمیہ

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

بلاک نمبر15 فیڈرل 'بی' ایریا۔کراچی

حوالہ نمبر: F.21/M.11 تاریخ: 15/8/2021

جارحیت کرتے ہوئے مارے جانے والے کا خون رائیگاں ہے

محترم جناب مفتی صاحب السلام علیکم!

سوال: محمد عمران ایک فاریسٹ آفیسر ہے اور چنیوٹ برادری سے تعلق رکھتا ہے، عمران اور اُس کے ساتھی کشور خان نے ملیٹ برادری کے کچھ لوگوں کو درخت کاٹتے دیکھا اور اُن کے اوزار ضبط کر لیے۔ یہ دونوں اوزار آفس میں جمع کرا کے آرہے تھے کہ ملیٹ برادری کے تین افراد نے فائرنگ کی، جس میں کشور خان موقع پر ہلاک ہو گئے۔ جوابی فائرنگ میں ملیٹ برادری کا اقبال حسین ہلاک اور دو افراد زخمی ہو گئے۔ اب جرگے میں ملیٹ برادری کا کہنا ہے کہ ایک بندہ چنیوٹ برادری کا اور ایک ملیٹ برادری کا ہلاک ہوا، حساب برابر، لیکن ملیٹ برادری کے دو بندے زخمی ہوئے، ان کے علاج کے لیے رقم دی جائے، جبکہ چنیوٹ برادری کا عمران بھی زخمی ہوا ہے، اُن کا کہنا ہے: ہم کوئی رقم نہیں دیں گے، کیونکہ راستہ انہوں نے روکا اور فائرنگ میں پہل کی۔ شرعی حکم کیا ہے، ملیٹ برادری کو رقم دی جائے یا نہیں؟، (مولانا سیف اللہ سیفی، کراچی)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

جنگلات سے درخت کاٹنا قانوناً جرم ہے، جس کے لیے محکمۂ جنگلات باقاعدہ قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے کارروائی کرتا ہے اور سزائیں نافذ کی جاتی ہیں۔ ملیٹ برادری کے لوگوں نے چوری کی اور پھر اوزار ضبط ہو جانے پر سرکاری اہلکاروں پر حملہ کیا، جس میں جوابی کارروائی میں ملیٹ برادری کا اقبال حسین ہلاک ہوا، اُس کا خون رائیگاں ہے، ورثاء یا برادری قصاص کا مطالبہ نہیں کر سکتے اور نہ جنایت کا۔

(۱) ''عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِي؟، قَالَ: فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟، قَالَ: قَاتِلْهُ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟، قَالَ: فَأَنْتَ شَهِيْدٌ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟، قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ''۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص آکر میرا مال مجھ سے چھیننا چاہے (تو میں کیا کروں)؟، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مت دو، اُس نے کہا: اگر وہ مجھ سے لڑنا شروع کردے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دفاع میں لڑو، اس نے پوچھا: اگر وہ مجھے قتل کردے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم شہید ہو گئے، اُس نے پوچھا: میں اس کو قتل کردوں، فرمایا: وہ جہنمی ہوگا، (صحیح مسلم:225)''۔

جاری ہے

(۲)''عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهُ،فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ،فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهُ،وَقَالَ:أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ''۔

ترجمہ:''حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں:ایک شخص نے دوسرے شخص کی کلائی پر اپنے دانتوں سے کاٹ لیا،اس شخص نے اپنی کلائی کھینچی تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت گر گئے،اس شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں اپنا مقدمہ پیش کیا،آپ ﷺ نے اس کے دعوے کو باطل کردیا اور فرمایا:تم اس کا گوشت کھانا چاہتے تھے،(صحیح مسلم:1673)''۔

الغرض شریعت نے جارِح اور مجروح اور ظالم ومظلوم کو ایک درجے میں نہیں رکھا،دونوں کا حکم مختلف ہے،احادیثِ مبارکہ میں ہے:

(۱)''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ،حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثٌ حَسَنٌ ،وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرَّجُلِ:أَنْ يُقَاتِلَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ:يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهِ وَلَوْ دِرْهَمَيْنِ''۔

ترجمہ:''عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا:''جو مسلمان اپنے مال کے دفاع میں قتل کیا جائے ،وہ شہید ہے''،امام ترمذی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے:عبداللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے اور بعض اہلِ علم نے اپنی جان ومال کے دفاع کی اجازت دی ہے اور ابن مبارک نے کہا:وہ اپنے مال کے دفاع میں لڑے،خواہ مال کی مقدار دو درہم ہی ہو،(سنن ترمذی:1419)''۔

(۲)''عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْد، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهِ أَوْ دُوْنَ دَمِهِ أَوْ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ''۔

ترجمہ:''سعید بن زید بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا:جو اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے وہ شہید ہے،جو اپنے اہل کے دفاع میں مارا جائے وہ شہید ہے،جو اپنی جان کے دفاع میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے دین کے دفاع میں مارا جائے،وہ شہید ہے،(سنن ابوداؤد:4772)''۔اس پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ شریعت نے تو قاتل ومقتول کو ایک حکم میں رکھا ہے،جبکہ ہم نے جو بیان کیا ہے،اس میں جارح اور مجروح کا حکم یکساں نہیں ہے،جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے،وہ یہ ہے:

''عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِيْ أَبُوْ بَكْرَةَ ،فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ، قُلْت:أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ:ارْجِعْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ، قَالَ:إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ''۔

ترجمہ:''اَحنف بن قیس بیان کرتے ہیں:(دو اشخاص آپس میں لڑ رہے تھے)،میں ایک شخص کی مدد کے لیے گیا،تو ابوبکرہ مجھے ملے اور پوچھا: کہاں جارہے ہو،میں نے کہا:اس شخص کی مدد کے لیے جارہا ہوں،ابوبکرہ نے کہا: لوٹ جاؤ،کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:''جب دو مسلمان آپس میں تلواریں نکال کر لڑ پڑیں،تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں،میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قاتل کی حد تک تو یہ حکم درست ہے،مقتول کا کیا قصور ہے،آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بھی تو اپنے فریقِ مخالف کو قتل کرنا چاہتا تھا،(صحیح البخاری:31)''۔اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ جارح اور مجروح دونوں کا حکم یکساں تب ہے،جب ابتداءً ہی دونوں باہم لڑائی کے ارادے سے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے ہوں،جبکہ سوال میں درپیش صورتِ حال اس سے مختلف ہے،اس میں ایک فریق نے اپنا فرضِ منصبی ادا کیا اور دوسرا اس پر منصوبہ بندی کے ساتھ حملہ آور ہوا۔

(جاری ہے-----)

دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ کراچی

علامہ زین الدین ابن نُجیم حنفی لکھتے ہیں:

’’قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَمَنْ أَشْهَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ سَيْفًا وَجَبَ قَتْلُهُ، وَلَا شَيْءَ بِقَتْلِهِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ شَهَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ سَيْفًا، فَقَدْ أَبْطَلَ دَمَهُ، وَلِأَنَّ دَفْعَ الضَّرَرِ وَاجِبٌ، فَوَجَبَ عَلَيْهِمْ قَتْلُهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ دَفْعُهُ إِلَّا بِهِ وَلَا يَجِبُ عَلَى الْقَاتِلِ شَيْءٌ‘‘۔

ترجمہ: ’’علامہ ابوالبرکات احمد بن محمود نسفی کا یہ قول: ’’جس نے مسلمانوں پر تلوار سونتی (یعنی انھیں قتل کرنے کے لیے اسلحہ اٹھایا)، اُسے قتل کردینا واجب ہے اور اس کے قتل پر کوئی قصاص بھی نہیں ہے‘‘، رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے مطابق: ’’جس نے مسلمانوں پر تلوار اٹھائی (اس کے نتیجے میں وہ مارا گیا)، تو اس کا خون رائیگاں گیا‘‘، اس لیے کہ اُس کے شر کو دفع کرنا واجب ہے، اگرچہ اس کے لیے اُسے قتل کرنا پڑے اور قاتل پر کچھ (یعنی قصاص و دیت) نہیں، (البحر الرائق، جلد:9، ص:30)‘‘۔

علامہ فخر الدین حسن بن منصور اوزجندی لکھتے ہیں:

’’رَجُلٌ رَأَى رَجُلًا يَسْرِقُ مَالَهُ فَصَاحَ بِهِ، فَلَمْ يَهْرُبْ، أَوْ رَأَى رَجُلًا يُنَقِّبُ حَائِطَهُ أَوْ حَائِطَ غَيْرِهِ وَهُوَ مَعْرُوفٌ بِالسَّرِقَةِ فَصَاحَ بِهِ وَلَمْ يَهْرُبْ، حَلَّ لَهُ قَتْلُهُ وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ‘‘۔

ترجمہ: ’’ایک شخص نے دوسرے آدمی کو دیکھا: وہ اس کا مال چوری کررہا ہے، اس نے شور مچایا، لیکن وہ نہ بھاگا یا اُس نے دیکھا کہ وہ اس کی دیوار میں یا کسی اور کی دیوار میں نقب لگا رہا ہے اور وہ شخص مشہور چور ہے، اس نے شور مچایا اور وہ نہ بھاگا، تو اس کے لیے اُسے قتل کرنا جائز ہے اور اس پر کوئی قصاص نہیں ہوگا، (فتاویٰ قاضی خان، جلد 3، ص:271)‘‘۔

صورتِ مسئولہ میں ملیٹ برادری کے جو افراد درخت کاٹ رہے تھے، اگر یہ سرکاری جنگل تھا یا حکومت کے قانون کے مطابق ممنوعہ جنگل تھا، تو فاریسٹ آفیسر کشور خان کا اُنہیں روکنا درست تھا، یہ اس کا فرض منصبی تھا، اُس پر ملیٹ برادری کے جن افراد نے فائرنگ کرکے کشور خان کو قتل کیا، تو یہ قتلِ عَمد ہے، عصبیتِ جاہلیہ ہے اور کارِ سرکار میں مداخلت بھی ہے۔ کشور کے ساتھیوں نے جوابی فائرنگ اگر اپنے دفاع میں کی ہے تو شریعت جارح کے خلاف دفاع کا حق دیتی ہے، دونوں کا فعل یکساں نہیں ہے۔ قاتل سے قصاص کا مطالبہ کرنا یا دیت پر صلح کرنا یا معاف کردینا برادری کا حق نہیں ہے، یہ حق شریعت نے مقتول کے ورثاء کو دیا ہے۔ ملیٹ برادری کے جو افراد زخمی ہوئے ہیں، اگر وہ بھی جارح کے ساتھ شریکِ جرم تھے، تو وہ اُسی کے حکم میں ہیں۔ یہ ہم نے شرعی حکم بیان کیا ہے، قانونی معاملات کے لیے عدالت سے اور محکمانہ امور کے لیے محکمۂ جنگلات سے رجوع کریں۔ ہمارا فتویٰ مسائل کے بیان کے جواب میں ہوتا ہے، یہ بیان درست اور امرِ واقع کے مطابق ہے یا نہیں، یہ طے کرنا تفتیشی اداروں اور عدالتوں کا کام ہوتا ہے۔

15، اگست 2021ء

کتبہٗ

مفتی عبدالرزاق نقشبندی

دارالافتاء دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، کراچی

الجواب صحیح

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، کراچی

دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ کراچی